89

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون نمبر ۴۹
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ
ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی
یوم منگل

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۲۵/۶۰ | ۱۰ جمادی الثانی ۱۳۹۱ھ، ۳ ظہور ۱۳۵۰ ہش، ۳ اگست ۱۹۷۱ء | نمبر ۱۷۸

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اہل اللہ قربِ الٰہی میں ایسے مقام تک جا پہنچتے ہیں جبکہ ربّانی رنگ بشریت کے رنگ و بُو پر چھا جاتا ہے

تب ان سے ایسے افعال صادر ہوتے ہیں جو اپنے اندر الوہیّت کے خواص رکھتے ہیں

"اللہ تعالیٰ کے تصرفات بیحد و بیشمار ہیں ان کی تعداد اور گنتی ناممکن ہے۔ اِنسان جس قدر زہد اور مجاہدہ کرتا ہے اسی قدر وہ اللہ تعالیٰ کے قریب ہوتا ہے۔ اور اسی نسبت سے ان تصرفات کا ایک رنگ اُس پر آتا ہے اور تصرفاتِ اللہ کی واقفیّت کا دروازہ اُس پر کھلتا ہے۔ اس امر کا بیان کر دینا بھی مناسب معلوم ہوتا ہے کہ تصرفات بھی دو قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک باعتبار مخلوق کے اور دوسرے باعتبار قُرب کے۔ انبیاء علیہم السلام کے ساتھ ایک تصرف تو اسی مخلوق کی نوعیت اور اعتبار سے ہوتا ہے جو یَاکُلُ الطَّعَامَ وَیَمْشِیْ فِی الْاَسْوَاقِ وغیرہ کے رنگ میں ہوتا ہے صحت بیماری وغیرہ اُس کے ہی اختیار میں ہے اور ایک جدید تصرف قرب کے مراتب میں ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ایسے طور پر اُن کے قریب ہوتا ہے کہ اُن سے مخاطبات اور مکالمات شروع ہو جاتے ہیں اور ان کی دُعاؤں کا جواب ملتا ہے یہاں تک ہی نہیں بلکہ مکالمہ اور مخاطبہ سے بڑھ کر ایک وقت ایسا آجاتا ہے کہ الوہیت کی چادر اُن پر پڑی ہوئی ہوتی ہے اور خدا تعالیٰ اپنی ہستی کے طرح طرح کے نمونے اُن کو دکھاتا ہے۔ اور یہ ایک ٹھیک مثال اس قُرب اور تعلق کی ہے کہ جیسے لوہے کو کسی آگ میں رکھ دیں تو وہ اثر پذیر ہو کر سُرخ آگ کا ایک ٹکڑا ہی نظر آتا ہے۔ اُس وقت اُس میں آگ کی سی روشنی بھی ہوتی ہے اور احراق جو ایک صفت آگ کی ہے وہ بھی اُس میں آجاتی ہے مگر بایں ہمہ یہ ایک بیّن بات ہے کہ وہ لوہا آگ یا آگ کا ٹکڑا نہیں ہوتا۔

اِسی طرح ہمارے تجربہ میں آیا ہے کہ اہل اللہ قرب الٰہی میں ایسے مقام تک جا پہنچتے ہیں جبکہ ربّانی رنگ بشریّت کے رنگ و بُو کو بتمام و کمال اپنے رنگ کے نیچے متوازی کر لیتا ہے اور جس طرح آگ لوہے کو اپنے نیچے ایسا چھپا لیتی ہے۔ کہ ظاہر میں بجز آگ کے اور کچھ نظر ہی نہیں آتا ظلّی طور پر وہ صفاتِ الٰہیہ کا رنگ اپنے اندر پیدا کرتا ہے۔ اس وقت اس سے بدوں دعا و التماس ایسے افعال صادر ہوتے ہیں جو اپنے اندر الوہیّت کے خواص رکھتے ہیں۔"

(ملفوظات جلد اوّل صہ ۱۱۸ — ۱۱۱)

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲ ظہور۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اسلام آباد سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

احباب التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو کامل و عاجل صحت کے ساتھ تا دیر سلامت رکھے اور ہر آن اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے آمین۔

ربوہ ۲ ظہور۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کل یکم ظہور کو پشاور تشریف لے گئی ہیں۔ احباب دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں آپ کا حافظ و ناصر ہو۔ پشاور میں آپ کی ڈاک کا پتہ یہ ہوگا۔ معرفت کرنل ایم ایم احمد ۱۱ صاحبزادہ گل روڈ پشاور چھاؤنی۔

ربوہ۔ محترمہ ڈاکٹر فہمیدہ صاحبہ آف فضل عمر ہسپتال گزشتہ ماہ بس کے حادثہ میں زخمی ہو گئی تھیں ان کے بازو کی ہڈی اور دو پسلیاں ٹوٹ گئی تھیں۔ ہڈیاں سب خدا تعالیٰ کے فضل سے صحیح طور پر جڑ گئی ہیں لیکن مسلسل لیٹے رہنے اور اس دوران میں بعض ادویہ کے استعمال کی وجہ سے شدید چکر آنے کی تکلیف رہنے لگی ہے مزید برآں بازو کے جوڑ بھی ابھی پوری طرح نہیں کھلے ہیں۔ احباب جماعت درد و الحاح سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ موصوفہ کو اپنے فضل سے صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین۔

میری والدہ محترمہ چند دن سے بعارضہ قلب سخت بیمار ہیں۔ گذشتہ شب تکلیف زیادہ ہو گئی تھی ابھی تک کوئی افاقہ نہیں ہوا۔ دوست دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل و عاجل صحت عطا فرمائے۔ آمین
ملک منور احمد خوشنویس روزنامہ الفضل ربوہ)

مسلمانوں پر ڈھائے جانیوالے مظالم کے خلاف

جماعتِ احمدیہ فجی کا احتجاجی تار

فلپائن میں مسلمانوں پر ڈھائے جانیوالے مظالم کے خلاف مکرم پریذیڈنٹ صاحب جماعت احمدیہ فجی نے صدر فلپائن کے نام جو احتجاجی تار ارسال کیا ہے اس کا ترجمہ یہ ہے:۔

"۵ جولائی ۱۹۷۱ء
بخدمت ہز ایکسیلینسی دی پریذیڈنٹ آف فلپائن۔ منیلا
اخباری اطلاعات کے بموجب یہ معلوم کر کے انتہائی صدمہ ہوا کہ فلپائن میں بعض مسلمانوں کو بیدردی سے شہید اور ان کی مسجدوں کو نذر آتش کر دیا گیا ہے ہم فجی کے احمدی مسلمان آں محترم کی خدمت میں ادب سے درخواست کرتے ہیں کہ فلپائن کے مسلمانوں کے جان و مال حقوق اور مذہبی آزادی کے تحفظ کا آں محترم خاطر خواہ انتظام فرمائیں کیونکہ فلپائن کے مسلمان بھی تحفظ کے سلسلہ میں انہیں حقوق کے مستحق ہیں جو فلپائن کے دیگر باشندوں کو حاصل ہیں۔
پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ فجی"

(مسعود احمد پبلشر و ایڈیٹر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا)

روزنامہ الفضل ربوہ
۳ ظہور ۱۳۵۰ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت میں ذیلی تنظیموں کے قیام کی علّتِ غائی

۶ ہجرت ۱۳۵۰ ہش (مطابق ۶ مئی ۱۹۷۱ء) کے الفضل میں ہم نے اس امر پر روشنی ڈالی تھی کہ ہر کام کا ایک مقصد ہوتا ہے اور اُس مقصد کے پیچھے ایک اور قوتِ محرکہ کام کر رہی ہوتی ہے جو علّتِ غائی کہلاتی ہے۔ جب تک کسی کام کی علّتِ غائی پوری نہ ہو اُس وقت تک محض مقصد کا حصول چنداں مفید نہیں ہوتا۔ اس ضمن میں ہم نے خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کی روشنی میں واضح کیا تھا کہ جماعت احمدیہ کے قیام کا مقصد اسلام کو ساری دُنیا میں عملاً غالب کر دکھانا ہے اور اس مقصد کی علّتِ غائی یہ ہے کہ روئے زمین کے انسان اسلام قبول کر کے صرف نام کی رُو سے ہی مسلمان نہ کہلائیں بلکہ ان کا زندہ خدا کے ساتھ زندہ تعلق بھی قائم ہو جائے۔

آج ہم اس امر کو ذہن نشین کرانا چاہتے ہیں کہ جماعت میں ذیلی تنظیموں یعنی مجالس خدام الاحمدیہ اور مجالس انصار اللہ وغیرہ کے قیام کا بھی ایک مقصد ہے اور وہ مقصد ایک مخصوص علّتِ غائی کے نتیجہ میں متعین ہوا ہے۔ جماعت میں ان تنظیموں کے بانی سیدنا حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے ان کے مقصد اور علّتِ غائی دونوں کو نہایت وضاحت سے بیان فرما کر یہ امر بار بار اور بہ تکرار واضح فرمایا ہے کہ ان تنظیموں کے قیام کے مقصد اور علّتِ غائی ہر دو کا پورا ہونا ضروری ہے اس کے بغیر ان کے قیام کی اصل اور حقیقی غرض پوری نہیں ہو سکتی۔

جہاں تک ان تنظیموں کے قیام کے مقصد کا تعلق ہے خدام الاحمدیہ اور انصار اللہ ہر دو اچھی طرح جانتے ہیں کہ یہ تنظیمیں اس لئے قائم کی گئی ہیں کہ نئی نسلوں کی تربیت اس نہج پر کی جائے کہ وہ غلبۂ اسلام کی جدوجہد کو کامیابی کے ساتھ جاری رکھنے کے قابل ہو سکیں اور اس کی خاطر جس قسم کی بھی جانی و مالی قربانیوں اور قلمی و لسانی خدمات کی ضرورت پیش آئے وہ انہیں پورے انشراحِ صدر اور بشاشتِ قلب کے ساتھ پورا کرنے والی ثابت ہوں۔ خدام الاحمدیہ اور انصار اللہ اپنی اپنی جداگانہ تنظیموں کے قیام کے اس مقصد سے اچھی طرح باخبر اور آگاہ ہیں۔ وقارِ عمل، خدمتِ خلق، قربانی و ایثار، تعلیم و تربیت اور اصلاح و ارشاد کے تمام پروگرام اسی مقصد کے پیشِ نظر وضع کئے جاتے اور ان پر کما حقہٗ عمل پیرا ہونے کی تلقین کی جاتی ہے اور بحمد اللہ تعالےٰ یہ مقصد بہت بڑی حد تک پورا ہوتا چلا آرہا ہے۔

لیکن اس مقصد کی ایک علّتِ غائی بھی ہے اور اس مقصد کے ساتھ ساتھ اُس علّتِ غائی سے باخبر ہو کر اسے پورا کرنے میں ہر آن کوشاں رہنا ہم سب خدام اور انصار کے لئے ازبس ضروری ہے۔ وہ علّتِ غائی کیا ہے؟ سو جیسا کہ سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا ہے مجالس خدام الاحمدیہ اور مجالس انصار اللہ کے قیام کی علّتِ غائی بھی وہی ہے جو جماعتِ احمدیہ کے قیام کی علّتِ غائی ہے یعنی یہ کہ خدام اور انصار ہر دو کا زندہ خدا کے ساتھ زندہ تعلق قائم ہو جائے چنانچہ سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ ذیلی تنظیموں کے قیام کی علّتِ غائی پر روشنی ڈالتے ہوئے فرماتے ہیں:

"اللہ تعالےٰ پر توکل کرو۔ دعاؤں پر خاص زور دو۔ اور اپنی اصلاح کی فکر کرو۔ جوانی میں تہجد پڑھنے والے اور جوانی میں دعائیں کرنے والے اور جوانی میں خواب دیکھنے والے بڑے نادر وجود ہوتے ہیں۔ تم نے ابدال کا ذکر سنا ہوگا۔ ابدال درحقیقت وہی ہوتے ہیں جو جوانی میں اپنے اندر تغیر پیدا کر لیتے ہیں اور اللہ تعالےٰ کے ساتھ ایسا تعلق پیدا کر لیتے ہیں کہ بڈھے بڈھے بھی آ کر کہتے ہیں کہ حضور ہمارے لئے دعا کیجئے۔ احمدیوں کے بڈھے تو اقطاب ہونے چاہئیں اور احمدیوں کے جوان ابدال ہونے چاہئیں۔ وہ خوب دعائیں مانگیں اور اللہ تعالےٰ سے ایسی محبت کریں کہ وہ اپنے فضل سے ان سے بولنے لگ جائے اور وہ جوانی میں ہی صاحبِ کشف و کرامت ہو جائیں اور محلہ کے لوگوں کو جب مصیبت پیش آئے وہ دوڑے دوڑے ایک خادمِ احمدیت کے پاس آئیں اور آکر کہیں کہ دعا کرو ہماری یہ مصیبت ٹل جائے۔ جب تم جذبہ و اخلاص سے ان کے لئے دعا کرو گے تو پھر خدا تمہاری دعائیں بھی زیادہ قبول کرنے لگ جائے گا اور لوگوں کو ماننا پڑے گا کہ تمہاری دعا ایک بڑی قیمتی چیز ہے۔"

(تقریر فرمودہ ۲۰ نومبر ۱۹۵۵ء بحوالہ مشعلِ راہ ص ۸۳۷)

سو جماعت میں ذیلی تنظیموں یعنی مجالس انصار اللہ اور مجالس خدام الاحمدیہ کے قیام کی علّتِ غائی یہ ہے کہ انصار اللہ اور خدام الاحمدیہ کا اللہ تعالےٰ کے ساتھ ایسا زندہ اور حقیقی تعلق قائم ہو جائے کہ اللہ تعالےٰ ان سے بولنے اور ہمکلام ہونے لگ جائے۔ یہاں تک کہ مجلس انصار اللہ کا ہر رکن اقطاب میں اور مجلس خدام الاحمدیہ کا ہر رکن ابدال میں شمار ہونے لگے۔ اس علّتِ غائی کے پورا ہونے پر ہی غلبۂ اسلام کے ضمن میں ان پر عاید ہونے والی ذمہ داریوں کی کما حقہٗ ادائیگی موقوف ہے۔ کیونکہ اس علّتِ غائی کے پورا ہونے کے بغیر انصار ہوں یا خدام وہ اللہ تعالےٰ کے تازہ بتازہ زندہ اور درخشندہ و تابندہ نشانوں کے مورد نہیں بن سکتے اور حق دُنیا میں ایسے زندہ اور درخشندہ و تابندہ تازہ بتازہ نشانوں کے ذریعہ ہی غالب آتا ہے۔ ظاہر ہے جب یہ علّتِ غائی ہی پوری نہ ہو تو پھر غلبۂ اسلام کا مقصد کیسے حاصل ہو سکتا ہے۔

پس یہ امر نہایت درجہ ضروری ہے بلکہ بُنیادی اہمیت کا حامل ہے کہ خدام ہوں یا انصار سب جماعت میں ذیلی تنظیموں کے قیام کے مقصد کے ساتھ ساتھ اس کی علّتِ غائی کو ہمیشہ اپنے ذہنوں میں مستحضر رکھیں اور اس علّتِ غائی کو اپنے وجودوں میں پورا کرنے میں ہر آن کوشاں رہیں یعنی یہ کہ ہر خادم اور ہر رکن انصار اللہ یہ کوشش کرے اور اپنی اس کوشش کو انتہا تک پہنچانے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھے کہ اس کا زندہ خدا کے ساتھ زندہ تعلق قائم ہو جائے وہ اس سے بولنے اور ہمکلام ہونے لگے۔ یہاں تک کہ ہر خادم احمدیت کا ابدال میں اور ہر رکن انصار اللہ کا اقطاب میں شمار ہونے لگے۔

ذیلی تنظیموں کی اس علّتِ غائی کی بنیادی اہمیت کے پیشِ نظر سوال پیدا ہوتا ہے وہ کون سے ذرائع ہیں جنہیں اختیار کر کے ایک خادم اور ایک رکن انصار اللہ علی قدر مراتب ابدال اور اقطاب میں عند اللہ شمار کئے جانے کے قابل ہو سکتا ہے۔ سو سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے ان ذرائع پر بھی تفصیل سے روشنی ڈالی ہے اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز بھی اوّل دن سے ان ذرائع کو پورے تعہد کے ساتھ اختیار کرنے کی تلقین فرماتے چلے آرہے ہیں۔ ان ذرائع پر ہم کسی آئندہ شمارہ میں روشنی ڈال کر ان کی اہمیت اور بے اندازہ افادیت کو واضح کرنے کی کوشش کریں گے۔ وباللہ التوفیق۔

کر دعائیں سب قبول اے کردگار

اے خدا اے خالق و قادر کریم	تُو ہے ربّ العالمیں رحماں رحیم
اے خدا اے مالکِ ہر بحر و بر	تو رگِ جاں سے بھی ہے نزدیک تر
دردمندوں کی تو سُنتا ہے پُکار	ذات تیری وجہِ تسکین و قرار
دست بُردِ دُشمناں سے اے خُدا	مُلکِ پاکستان کو ہر دم بچا
احمدیت کو عطا کر وہ وقار	دیکھ کر باطل کا سینہ ہو فگار
یہ بھی ہے اک عاجزانہ التجا	دے امامِ وقت کو کامل شفا
شافیٔ مطلق تُو ہے پیارے خدا	ہے ہمارا کون اب تیرے سوا
ہم کو توفیقِ اطاعت کر عطا	ہوں دل و جاں سے خلافت پر فدا
دل میں ہو تیری محبت جاگزیں	اور عشقِ رحمۃٌ للعالمیں
ہے گناہوں سے یہ عاجز شرمسار	دے خطائیں بخش اے آمرزگار
ڈھانپ لے کمزوریاں ساری مری	بے نہایت اور وسیع رحمت تری
از طفیلِ سیّدِ والا تبار	کر دعائیں سب قبول اے کردگار

([illegible] ادریس احمد عاجز عظیم آبادی ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قسط نمبر ۲

محبت الٰہی پیدا کرنے کے ذرائع

از فرمودات حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(۴) گناہ پر ندامت کی عادت ڈالنا یعنی کوئی گناہ ایسا نہ ہو جس کے بعد ندامت نہ ہو اس سے بھی محبت الٰہی پیدا ہوتی ہے کیونکہ جو شخص گناہ پر نادم ہو اس کے اندر آہستہ آہستہ حسن کے دیکھنے اور قدر کرنے کا مادہ پیدا ہو جاتا ہے جو شخص گناہ کرتا ہے اور پھر اس کے اندر ندامت پیدا نہیں ہوتی اس کے معنے یہ ہیں کہ اس نے بُری تصویر دیکھی مگر اس نے سمجھا ہی نہیں کہ یہ بُری تصویر ہے اور جس میں ندامت پیدا ہوتی ہے اس کے متعلق ماننا پڑے گا کہ اس میں یہ احساس ہے کہ وہ بُری چیز کو بُرا سمجھتا ہے اور جب وہ بُری چیز کو بُرا سمجھے گا تو لازماً اچھی چیز دیکھ کر اسے اچھی سمجھے گا۔ جب یہ مادہ کسی شخص کے اندر پیدا ہو جائے اور وہ حسن کو دیکھنے لگے تو پھر خدا تعالیٰ کی محبت کا دروازہ آپ ہی کھل جاتا ہے کیونکہ وہ سب سے بڑا محسن اور سب سے بڑا حسین ہے اس لئے فرماتا ہے ان اللہ یحب التوابین (بقرہ ع ۲۸) اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔

۵۔ جو انسان اپنے دل میں یقین پیدا کرنے کی کوشش کرتا ہے کہ دعا کے بغیر میرے کام نہیں ہو سکتے اس کے دل میں بھی اللہ تعالیٰ کی محبت پیدا ہو جاتی ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ جو شخص اس خیال کو اپنے دل میں مرکوز کرے گا وہ لازماً دعاؤں کی طرف زیادہ توجہ کرے گا کہے گا فلاں کا کام دعا سے ہوا ہے آؤ میں بھی اس سے دعا کروں اور اس طرح خدا تعالیٰ کا احسان اس کے زیادہ قریب آ جائے گا۔ یوں تو خدا تعالیٰ نے ہی سورج چاند اور ستارے اور ہوا اور دوسری ہزاروں ہزار چیزیں پیدا کی ہیں اور انسان جانتا ہے کہ یہ سب خدا تعالیٰ کی عطا کردہ ہیں لیکن جب یہ بات نظر کے سامنے آئے کہ میں نے فلاں چیز مانگی اور خدا نے دے دی۔ میں نے فلاں چیز مانگی اور خدا نے دے دی تو جو اثر یہ چیزیں پیدا کرتی ہیں وہ سورج اور چاند اور ستارے پیدا نہیں کرتے۔ پس دعا کی طرف توجہ کرنا بھی محبت الٰہی پیدا کرتا ہے بے شک شروع میں تکلف والا حصہ آئے گا لیکن جب یہ بار بار دعائیں مانگے گا تو لازماً اس کی دعائیں قبول بھی ہوں گی۔ اور بعض دفعہ معجزانہ رنگ میں بھی قبول ہوں گی اور اس کی وجہ سے احسان جس سے محبت پیدا ہوتی ہے ننگا ہو کر اس کے سامنے آ جائیگا اور اس کے دل میں بھی محبت الٰہی پیدا ہو جائے گی۔ اس کی طرف بھی اوپر کی آیت انّ اللہ یحب التوابین کے دوسرے معنوں نے اشارہ کیا ہے توابین کے دو معنے ہیں۔ ایک توبہ کرنے والوں کے اور دوسرے تواب اس شخص کو کہتے ہیں جو بار بار اُس کی درگاہ میں جاتا ہے۔ پس جو شخص بار بار اس کی درگاہ میں جاتا ہے۔ اُس کے دل میں بھی خدا تعالیٰ کی محبت پیدا ہو جاتی ہے۔ پھر یہ بات بھی فطرت انسانی میں داخل ہے کہ جب انسان مانگتا ہے تو عجز کرتا ہے اور جب عجز کرتا ہے تو اس کے دل میں محبت پیدا ہوتی ہے۔ اس طرح بھی تواب خدا تعالیٰ کی محبت کا جاذب بن جاتا ہے۔

(۶)۔ جو شخص خدا تعالیٰ پر اپنے کاموں کو چھوڑ دے یعنی تدبیریں سب کرے لیکن یہ یقین کرے کہ نتیجہ اللہ تعالیٰ ہی نے نکالنا ہے۔ اس کے دل میں بھی اللہ تعالیٰ کی محبت پیدا ہو جاتی ہے۔ کیونکہ جو شخص اپنے کام کو اس پر چھوڑتا ہے وہ کم سے کم تکلف سے اس کی طاقتوں اور اس کے احسان کا اقرار کرتا ہے۔ اور یہ تکلف آخر حقیقت بن جاتا ہے جیسا کہ اکثر دنیا کے کاموں میں ہوتا ہے اسی کی طرف اس آیت میں اشارہ کیا گیا ہے کہ انّ اللہ یحب المتوکلین (آل عمران ع ۱۷) جو شخص خدا تعالیٰ پر اپنے کام چھوڑ دیتا ہے اور کہتا ہے یہ مجھ سے نہیں ہو سکتے آپ ہی یہ کام کیجئے اس کے دل میں بھی اللہ تعالیٰ کی محبت پیدا ہو جاتی ہے

(۷) جو شخص دنیا میں خدا تعالیٰ کے لئے انصاف کو قائم کرنے کی کوشش کرتا ہے اس کے دل میں بھی محبت الٰہی پیدا ہو جاتی ہے کیونکہ انصاف کا ترک اپنے یا اپنے رشتہ داروں اور دوستوں اور عزیزوں کی وجہ سے ہوتا ہے انسان اسی لئے انصاف چھوڑتا ہے کہ وہ سمجھتا ہے اگر میں نے انصاف سے کام لیا تو میری مال کو نقصان پہنچے گا یا میرے باپ کو نقصان پہنچے گا یا میرے رشتہ داروں کو نقصان پہنچے گا۔ پس انصاف کے ترک کی ایک بڑی وجہ اپنی یا اپنے رشتہ داروں اور دوستوں کی محبت ہوتی ہے اور یا پھر انصاف کا ترک دشمن کے بغض کی وجہ سے ہوتا ہے یہی دو موجب ناانصافی کے ہوا کرتے ہیں یعنی دونوں فریق میں سے ایک کی دوستی یا ایک کا بغض۔ ظاہر ہے کہ جو شخص اپنی یا اپنے رشتے داروں اور دوستوں کی محبت کی پرواہ کرے گا نہ دشمن کا بغض اسے انصاف سے پھیرے گا کوئی اس محبت سے بڑی محبت یا اس بغض سے بڑا خوف ضرور اس کے دل میں ہوگا۔ جب وہ دیکھتا ہے کہ اگر فلاں مقدمہ کا میں یوں فیصلہ کر دوں تو میرے بچہ کو فائدہ ہوگا یا میرے دوست کو فائدہ ہوگا یا ماں باپ کو فائدہ ہوگا مگر اس کے باوجود وہ نہیں کرتا تو اس کے معنے یہ ہیں کہ کوئی اور بڑی محبت اس کے پیچھے ہے اس لئے وہ انصاف کو ترک نہیں کرتا یا اگر کوئی بڑا دشمن اس کے قابو آ گیا ہے مگر باوجود اس کے کہ یہ اس سے بدلہ لے سکتا ہے۔ پھر بھی یہ انصاف سے کام لیتا ہے اور دشمنی کی پرواہ نہیں کرتا تو صاف ظاہر ہے کہ اس بغض کا کا بدلہ لینے کے پیچھے کوئی ڈر اور خوف ہے جو اسے ترک انصاف سے روکتا ہے اور وہ سمجھتا ہے کہ اگر میں نے بدلہ لیا تو میرے لئے اچھا نہیں ہوگا یہ بڑی محبت یا بڑا خوف اللہ تعالیٰ کا ہی ہو سکتا ہے جو خواہ معین طور پر اللہ کے نام سے ہو جو غیر معین کسی بالا اور رضی طاقت کی وجہ سے بہرحال اس کی فطرت میں محبت یا خوف پایا جاتا ہے۔ جس کی وجہ سے وہ انصاف سے وہ کام لیتا ہے اور یہ محبت یا خوف اللہ تعالیٰ کا ہی ہو سکتا ہے اور جس کے دل میں یہ بات نہیں لازماً اس کا یہ فعل دلیل ہوگا کہ گویا وہ کسی بڑی طاقت کو مانتا ہے یا اس کے قریب ہونا چاہتا ہے اور چونکہ اب مقام کسی کو حاصل ہو جائے تو لازماً وہ خدا تعالیٰ سے محبت کرنے لگ جائے گا اور جب وہ خدا تعالیٰ سے محبت کرے گا تو خدا بھی اس سے محبت کرنا شروع کر دے گا چنانچہ اس بارہ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ان اللہ یحب المقسطین (مائدہ ع ۶) اللہ تعالیٰ انصاف کرنیوالوں سے محبت کرتا ہے۔

(۸) ایک طریقہ محبت الٰہی کے حصول کا یہ ہوتا ہے کہ انسان ہر امر میں خدا تعالیٰ کو ڈھال بنانے کی کوشش کرے یعنی بدی کو خدا کے لئے چھوڑے یا کم از کم بدی کے لئے نہ چھوڑے یہی وہ چیز ہے جسے تقویٰ کہتے ہیں۔ جب انسان کو کسی ہستی کی خاطر کام کرنے کی عادت ہو جاتی ہے تو آہستہ آہستہ اس سے محبت ہو جاتی ہے۔ چنانچہ بادشاہوں نوابوں اور رؤساء کے پرانے خاندانی خدام اور رعایا کی محبت اسی لئے ہوتی ہے کہ انہیں ان کی خاطر کام کرنے کی عادت ہوتی ہے اور اس عادت کی وجہ سے ان کی محبت ترقی کرتی رہتی ہے اسی طرح انسان کو چاہیئے کہ وہ جو کام بھی کرے خدا تعالیٰ کی رضا کے لئے کرے مثلاً اگر وہ صدقہ دیتا ہے تو کہے کہ میں یہ صدقہ اس لئے نہیں دیتا کہ میری نیک نامی اور شہرت ہو بلکہ اس لئے دیتا ہوں کہ خدا نے صدقہ دینے کا حکم دیا ہے یا فلاں پر میں ظلم نہیں کروں گا کیونکہ میں خدا سے ڈرتا ہوں۔ جب اس طرح اسے ہر کام میں اللہ تعالیٰ کا نام لینے کی عادت پڑ جائے گی تو اللہ تعالیٰ کے ساتھ اس کی وابستگی ہو جائے گی۔ اسی کی طرف اللہ تعالیٰ اس آیت میں اشارہ فرماتا ہے کہ انّ اللہ یحب المتقین (آل عمران ع ۸) جو برے کاموں سے میرے لئے بچتے ہیں اور جو نیکی کا کام میرے لئے کرتے ہیں۔ ان سے میں محبت کرتا ہوں اور اسی کے متعلق رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی ہدایت دیتے ہیں کہ تم میں سے جب کوئی شخص نیک کام کرے تو اسے چاہیئے کہ وہ احتساباً کرے۔ احتساباً کے معنے ہیں خدا تعالیٰ کی خوشنودی اور اس کی جزاء کے لئے لوگ سمجھتے ہیں کہ یہ مقام ادنیٰ ہے حالانکہ یہ بہت اعلیٰ مقام ہے اور اس کے

نتیجہ میں

اللہ تعالیٰ اپنے بندے سے محبت کرنے لگ جاتا ہے۔

(۹)۔ محبت کا ایک ذریعہ ہم جنس بننا ہے۔ جتنا جتنا کوئی ہم جنس بنے اس کی محبت اسے اور اس کا اسے پیدا ہو جاتی ہے۔ انسانوں کو دیکھ لو سب ہم جنس سے محبت کرنے کے عادی ہیں۔ ملکی ملکیوں سے اور ایک زبان والے اپنی زبان والوں سے اسی وجہ سے محبت کرتے ہیں کہ وہ ان کے ہم جنس ہوتے ہیں۔ بلکہ انسان تو الگ رہے جانوروں میں بھی یہ بات پائی جاتی ہے کوّے سب اکٹھے رہیں گے۔ قاز سب اکٹھے رہیں گے مرغ۔ گھوڑے اور گدھے اپنی اپنی جنس میں رہیں گے۔ ایک طرف آدمی ہوں اور دوسری طرف گھوڑے اور تم کسی گھوڑے کو کھلا چھوڑ دو تو وہ فوراً گھوڑوں کی طرف چلا جائے گا اسی کی طرف خدا تعالیٰ نے قرآن شریف میں ان الفاظ میں اشارہ فرمایا ہے کہ یُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ (البقرہ ع ۲۸) خدا تعالیٰ ان لوگوں سے محبت کرتا ہے جو اس کے ہم جنس بننے کی کوشش کرتے ہیں۔ پس خدا تعالیٰ کی جو صفات قرآن کریم میں بیان ہوئی ہیں تم ان کی نقل کرنے کی کوشش کرو۔ تم حی نہیں بن سکتے۔ لیکن تم بیمار کا علاج کر کے یا بیمار کی خدمت کر کے حی کی نقل تو کر سکتے ہو۔ تم ممیت نہیں بن سکتے۔ لیکن تم بدی کا خاتمہ کر کے ممیت کی نقل تو کر سکتے ہو۔ تم خالق نہیں بن سکتے۔ لیکن تم اچھی اولاد پیدا کر کے خالق کی نقل تو کر سکتے ہو۔ متطہر کے معنے ہیں تکلف کے ساتھ پاکیزگی اختیار کرنا۔ پس اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ (البقرہ ع ۲۸) میں اللہ تعالیٰ نے اس طرف اشارہ فرمایا ہے کہ اگر تم میری نقلیں کرنی شروع کر دو تو میں تم سے محبت کرنے لگ جاؤں گا۔ پس صفات الٰہیہ کو جو شخص اپنے اندر پیدا کرنے کی کوشش کرتا ہے جس جس قدر اللہ تعالیٰ سے اسے مشابہت ہو جاتی ہے اس کے دل میں خدا تعالیٰ کی محبت پیدا ہوتی جاتی ہے اور خدا تعالیٰ کو اس کی محبت پیدا ہوتی جاتی ہے۔ دوسرے الفاظ میں ہم یوں کہہ سکتے ہیں کہ خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ تم اپنے اپنے دائرہ میں چھوٹے خدا بننے کی کوشش کرو۔ جب تم چھوٹے خدا بن جاؤ گے تو بڑا خدا تم سے آپ ہی محبت کرنے لگ جائے گا۔

(۱۰)۔ ایک ذریعہ محبت کا فطرت کا مطالعہ اور محبت کے طریقوں پر غور کرنا اور ان پر عمل کرنا ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فِطْرَتَ اللّٰهِ الَّتِيْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا (روم ع ۴) اللہ تعالیٰ نے انسان کے اندر کچھ جذبات رکھے ہیں جو خود اس نے پیدا کئے ہیں۔ ان میں صفات الٰہیہ کی جھلک رکھی گئی ہے۔ یعنی انسان کے اندر اس نے ایسے مادے رکھ دیئے ہیں۔ جن سے خدا اور بندے میں ہم جنسیت ہو جاتی ہے۔

اب ہم قانون قدرت سے وہ اخلاقی کرتے ہیں جو محبت پیدا کرنے کا ذریعہ ہوتے ہیں تاکہ ان پر غور کر کے ایک طالب صادق محبت الٰہی پیدا کر سکے۔

(۱) سب سے پہلی محبت ہم دیکھتے ہیں کہ ماں باپ اور اولاد کی ہوتی ہے۔ اس محبت میں حسن اور احسان کا کوئی تعلق نہیں ہوتا کسی ماں نے کبھی یہ نہیں کہا کہ میں اپنے بچہ سے اس لئے محبت نہیں کرتی کہ وہ خوبصورت نہیں۔ نہ کوئی ماں یہ کہتی ہے کہ میں اپنے بچوں سے اس لئے محبت کرتی ہوں کہ انہوں نے ہم پر احسان کئے ہوئے ہیں نہ بچے نے ماں باپ پر احسان کئے ہوتے ہیں اور نہ وہ اس کی شکل دیکھتے ہیں بلکہ باوجود بدصورت ہونے کے انہیں اپنا بچہ ہی سب سے زیادہ خوب صورت نظر آتا ہے۔ آج ہی ایک عورت مجھ سے ملنے کے لئے آئی۔ اس نے گود میں اپنا بچہ اٹھایا ہوا تھا اس بچہ کو دیکھ کر گھن آتی تھی۔ ناک بہہ رہا تھا اور بہتے ہوئے اس کے ہونٹوں پر گر رہا تھا مگر ماں کو اس کی کوئی پرواہ نہیں تھی اور وہ اس کی رینٹھ کو غالباً مشک اور عنبر سے بھی زیادہ اچھا سمجھتی تھی۔ تو ماں باپ کی محبت کسی ظاہری وجہ کی وجہ سے نہیں ہوتی۔ کتابوں میں قصہ لکھا ہے کہ ایک بادشاہ اپنے دربار میں بیٹھا ہوا تھا کہ اس نے ایک حبشی کو بلایا اور اسے ایک خوب صورت ٹوپی دے کر کہا کہ تمہیں اس دربار میں جو سب سے زیادہ خوبصورت بچہ دکھائی دے اس کے سر پر جا کر یہ ٹوپی رکھ دو۔ وہ سیدھا اپنے بیٹے کی طرف گیا جو کالا کلوٹا اور بھدی شکل کا تھا اور جس کے موٹے موٹے ہونٹ تھے۔ ناک بیٹھی ہوئی تھی اور ٹوپی اس کے سر پر رکھ دی۔ یہ دیکھ کر سارا دربار ہنس پڑا۔ بادشاہ نے اس سے کہا کہ میں نے تو تمہیں کہا تھا کہ سب سے خوبصورت بچہ کے سر پر یہ ٹوپی جا کر رکھ دو اور تم نے اس بچے کے سر پر رکھ دی اس نے کہا بادشاہ سلامت مجھے تو یہی بچہ سب سے زیادہ خوب صورت نظر آتا ہے۔ تو ماں باپ کو اپنے بچوں سے محبت ان کی اچھی شکل وصورت کی وجہ سے نہیں ہوتی بلکہ بعض اور چیزوں کی وجہ سے ہوتی ہے جن کو میں آگے چل کر بیان کروں گا اور جن کو ماں باپ بھی نہیں جانتے۔ چنانچہ کسی ماں سے پوچھ کر دیکھ لو کہ تم اپنے بچے سے کیوں محبت کرتی ہو تو بجائے جواب دینے کے وہ ہنس کے کہہ دے گی کہ سودائی ایسی کا یہ بھی کوئی پوچھنے والی بات ہے۔ حالانکہ بچہ ماں باپ کے لئے موجب تکلیف اور خرچ ہوتا ہے۔ بچہ پیدا ہوتے ہی اس کی رات دن نگرانی کرنی پڑتی ہے۔ دایہ کے اخراجات برداشت کرنے پڑتے ہیں۔ سردی اور گرمی کے اثرات سے محفوظ رکھنے کے لئے کپڑے تیار کرنے پڑتے ہیں۔ پھر اگر بچہ کو رات کے وقت پیٹ میں کوئی تکلیف ہو جائے تو ماں ساری ساری رات اسے لے کر پھرتی رہتی ہے اور جب درد کی وجہ سے روتا اور چلاتا ہے تو وہ کہتی ہے "میں مرجاؤں" "میں مرجاؤں" پس ماں باپ سے پوچھنے کی بجائے ہمیں فلسفیانہ طور پر غور کرنا چاہیے کہ آخر بچہ سے ماں باپ کیوں محبت کرتے ہیں۔ اس نقطہ نگاہ سے جب ہم غور کرتے ہیں تو ہمیں اس محبت کی پانچ وجوہ معلوم ہوتی ہیں۔

پہلی وجہ اس محبت کی مقام خالقیت ہے یعنی ماں باپ اپنے بچوں سے اس لئے محبت کرتے ہیں کہ وہ ایک رنگ میں ان کے خالق ہوتے ہیں اور وہ دنیا میں ایک نیا وجود پیدا کرتے ہیں۔ قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ دنیا اس لئے بنائی ہے کہ یہ ترقی کرے اور پھیلے اور چونکہ پیدائش عالم کی ایک بڑی غرض یہ تھی جیسا کہ وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا وَّنِسَاءً سے ظاہر ہے اور پتہ لگتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ دنیا اس لئے نہیں بنائی تھی کہ صرف آدم وحوا پیدا ہو جائیں۔ بلکہ وہ چاہتا تھا کہ ان کی نسل کو پھیلائے اور ترقی دے۔ اور چونکہ اللہ تعالیٰ نے بہرحال اس سلسلہ کو جاری رکھنا تھا۔ اس لئے اس نے ماں باپ کے دل میں اپنے بچوں کی محبت پیدا کر دی۔ پس ماں باپ کی محبت کی ایک بڑی وجہ خالقیت ہے۔ اور جب ہمیں یہ معلوم ہو گیا تو اس کے ساتھ ہی ہمیں یہ بھی تسلیم کرنا پڑے گا کہ جب خدا کہتا ہے کہ میں سب سے زیادہ محبت رکھتا ہوں تو ہمیں یہ بات مان لینی چاہیئے جب انسان خالقیت کے ایک ادنیٰ پر تو کی وجہ سے اپنے بچوں سے اتنی محبت رکھتا ہے تو اصل خالق کو اپنی مخلوق سے جس قدر محبت ہو سکتی ہے اس کا تو اندازہ لگانا بھی انسانی طاقت اور قوت سے باہر ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہم انصار اللہ کہلاتے ہیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

"ہم جو انصار اللہ کہلاتے ہیں ہمارا مشن اور ہمارے وجود کا مقصد وحید یہ ہے کہ ہم خدا کے دین کی نصرت کریں۔ یہ نصرت اسی طرح ہو سکتی ہے کہ ہم دنیا میں اسلام کی پیش کردہ ان صداقتوں کو قائم کرنے میں ہمہ تن مصروف ہو جائیں۔ ہمیں اس وقت تک چین نصیب نہیں ہو سکتا۔ جب تک کہ ہم ساری دنیا کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے لا کر انہیں ان صداقتوں کا گرویدہ نہ بنا دیں۔"

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے دنیا کے بسنے والے تمام انسانوں کو حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع کرنے کے لئے تحریک جدید کے مجاہدین کام کر رہے ہیں لہٰذا ہمارے انصار اللہ کو چاہیئے کہ خدا کے دین کی نصرت کی خاطر ان سے بھرپور تعاون کریں اور وہ اس طرح کہ تحریک جدید کے مالی جہاد کے بارے میں سب سے پہلے اپنا اور پھر اپنے افراد خاندان کا اور پھر اپنی جماعت کے افراد کا محاسبہ کریں اور سب کو اس میں شامل کرنے کی سعی بلیغ فرمائیں۔

قائد تحریک جدید مجلس انصار اللہ مرکزیہ

اعلان نکاح

خاکسار کے بھائی عزیزم مکرم چوہدری برکت علی شاد۔ ایم۔ اے، ایل ایل۔ بی ایڈووکیٹ ولد مکرم چوہدری علی محمد صاحب مرحوم کراچی کا نکاح عزیزہ محترمہ صدیقہ بشریٰ صاحبہ۔ بی اے بی۔ ایڈ بنت مکرم عبدالغنی صاحب مرحوم آف میاں خانا نوالی ضلع سیالکوٹ بعوض سات ہزار روپیہ حق مہر مکرم مولوی سلطان محمود صاحب انور مربی سلسلہ نے ۱۰ رجون ۱۹۷۱ء کو احمدیہ ہال کراچی میں پڑھا۔

احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو دونوں خاندانوں کے لئے خیر و برکت کا موجب بنائے اور ثمرات حسنہ سے نوازے آمین

مبارک احمد نسیم ۵۰۳/۱ درگ کالونی کراچی

چندہ جلسہ سالانہ کی شرح ماہانہ آمد کا ۱/۱۰ سالانہ آمد کا ۱/۱۲۰ (ناظر بیت المال آمد ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وقفِ عارضی میں شامل ہونے والی خواتین

یکم مئی ۱۹۶۹ء سے پنج سالہ پروگرام کے مطابق جو خواتین سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ کی تحریک وقف عارضی میں خدمات بجا لا چکی ہیں ان کے اسماء الغرض تحریک دعا شائع کئے جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی خدمات کو قبول فرمائے اور ان کو اجر عظیم عطا فرمائے۔

خواتین کا وقف بچوں اور مستورات کو قرآن مجید پڑھانے اور تربیت کے لئے ہوتا ہے انہیں ان کے شہروں، گاؤں اور محلوں میں ہی مقرر کیا جاتا ہے۔ جماعت کی خواتین کو اس نیک تحریک میں زیادہ سے زیادہ حصہ لینا چاہیئے۔ دورِ ثانی کے ۷۴۶ نام پہلے شائع ہو چکے ہیں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد تعلیم القرآن)

۷۴۷۔ محترمہ محمودہ تنویر صاحبہ ربوہ
۷۴۸۔ " امۃ النصیر طاہرہ صاحبہ ربوہ
۷۴۹۔ " ارشاد بیگم صاحبہ زوجہ مکرم ملک عمر حیات صاحب کھدّے ضلع گوجرانوالہ
۷۵۰۔ " روشن بی بی صاحبہ والدہ چوہدری عزیز احمد صاحب لاٹھیانوالہ ضلع لائل پور
۷۵۱۔ " امۃ الحفیظ صاحبہ بنت مرزا احمد بیگ صاحب چک ۹۶ گ ب صریح
۷۵۲۔ " شفقت آراء صاحبہ زوجہ چوہدری ظہور احمد صاحب چک ۲۵ گ ب
۷۵۳۔ " سلیمہ بیگم صاحبہ زوجہ مولوی عبدالحق صاحب مبشر عزیز پور ڈگری ضلع سیالکوٹ
۷۵۴۔ " مقبول بیگم صاحبہ بنت چوہدری فتح محمد صاحب "
۷۵۵۔ " رشیدہ بیگم صاحبہ زوجہ محمد شفیع صاحب گرمولہ ورکاں ضلع گوجرانوالہ
۷۵۶۔ " خورشیدہ بیگم صاحبہ زوجہ محمد انور صاحب " "
۷۵۷۔ " محمودہ بیگم صاحبہ زوجہ عبدالمجید خان صاحب دارالرحمت وسطی ربوہ
۷۵۸۔ " امۃ الرشید صاحبہ دارالرحمت وسطی ربوہ
۷۵۹۔ " رمضان بی بی صاحبہ زوجہ محمد حسین صاحب بٹ احمد نگر۔ ربوہ
۷۶۰۔ " ساجدہ بشریٰ صاحبہ اہلیہ صدیق احمد خان صاحب احمد نگر۔ ربوہ
۷۶۱۔ " فاطمہ بی بی صاحبہ دارالنصر شرقی ربوہ
۷۶۲۔ " خورشید بیگم صاحبہ زوجہ غلام رسول صاحب دارالنصر شرقی ربوہ
۷۶۳۔ " زاہدہ خانم صاحبہ باب الابواب ربوہ
۷۶۴۔ " عابدہ خانم صاحبہ باب الابواب ربوہ
۷۶۵۔ " امۃ الحی صاحبہ بنت چوہدری محمد اسماعیل صاحب چک ۵۶۵ گ ب۔ ضلع لائل پور
۷۶۶۔ " ناصرہ بی بی صاحبہ بنت " "
۷۶۷۔ " فاطمہ بی بی صاحبہ زوجہ محمد صادق صاحب رکن لیہ ضلع گوجرانوالہ
۷۶۸ " رحمت بی بی صاحبہ چک ۶۷ گ ب۔ ضلع لائل پور
۷۶۹ " مبارکہ بیگم صاحبہ زوجہ چوہدری بشیر احمد صاحب کھاریاں۔ ضلع گجرات
۷۷۰ " غلام عائشہ صاحبہ زوجہ غلام رسول صاحب "
۷۷۱ " رحمت بی بی صاحبہ زوجہ مکرم چوہدری امیر محمد صاحب بٹ 61/R.B بیدیانوالہ ضلع لائل پور
۷۷۲ " رضیہ ریحانہ صاحبہ محلہ دارالعلوم ربوہ
۷۷۳ " رشیدہ بیگم صاحبہ چک ۱۰ ج۔ ضلع سرگودھا
۷۷۴ " تنویر صاحبہ بنت چوہدری سلطان صاحب ضلع سرگودھا
۷۷۵ " جیون خاتون صاحبہ روڈہ " "
۷۷۶ " دولت بی بی صاحبہ زوجہ محمد بشیر صاحبہ روڈہ "
۷۷۷ " تاج نسرین صاحبہ زوجہ مکرم ماسٹر عبدالمنان صاحب خوشاب ضلع سرگودھا
۷۷۸ " سرداراں صاحبہ زوجہ مکرم رانا عبدالرحیم صاحب " "
۷۷۹ " بخت بھری صاحبہ بنت مکرم عبدالعزیز صاحب چک ۱۱۵ ج " "
۷۸۰ " غلام سکینہ " "
۷۸۱ " فوزیہ سلطانہ صاحبہ چک ۱۷۱ ج۔ " "
۷۸۲ " زینب النساء بیگم صاحبہ زوجہ مکرم بشارت احمد صاحب ۱۵۵/م سرگودھا
۷۸۳ " حمیدہ بیگم صاحبہ۔ مرالہ ضلع گجرات

(باقی)

دعائے مغفرت

میرے والد بزرگوار محترم چوہدری احمد علی خان صاحب کاٹھگڑھی صحابی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ۲۹ جولائی کو سانگھڑ (سندھ) میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

مرحوم چونکہ موصی تھے اس لئے فی الحال انہیں امانتاً دفن کیا گیا ہے۔ دوست دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو اپنی رضا کی جنتوں میں بلند مقام عطا فرمائے اور ہم پس ماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے آمین۔

(چوہدری بشیر احمد سانگھڑ۔ حال ربوہ)

مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کا ماہانہ اجلاس

مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ (مقامی) کا ماہانہ اجلاس ۲۴ وفا (جولائی) کو بعد نماز مغرب مسجد مبارک ربوہ میں زیر صدارت محترم مولوی بشیر احمد صاحب شمس معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ منعقد ہوا تلاوت و نظم کے بعد مکرم ناظم صاحب تربیت نے "مشعل راہ" سے ایک حصہ پڑھ کر سنایا۔

اس کے بعد محترم صدر صاحب جلسہ نے خدام الاحمدیہ سے اللہ اور اس کے رسول کی محبت قرآن کریم کی تعلیم کی پیروی خلافت سے وابستگی اور نظام سلسلہ کی کامل اطاعت پر نہایت مؤثر اور دلکش انداز میں خطاب فرمایا۔ آپ نے فرمایا خدام الاحمدیہ جماعت کی ایک بنیادی ذیلی تنظیم ہے اور اس کے لئے ریڑھ کی ہڈی کا مقام رکھتی ہے۔ اس لئے جو کام بھی خدام الاحمدیہ کی تنظیم کے تحت ہو وہ پوری توجہ حسن نیت اور کامل ذمہ داری سے ہونا چاہیئے۔ آپ نے اپنی تقریر میں خدام الاحمدیہ کو یہ بھی بتایا کہ اس سال مجلس نے ایک کتاب "مشعلِ راہ" کے نام سے شائع کی ہے۔ یہ کتاب ان تمام اصلاحی، اخلاقی، تنظیمی، تربیتی اور علمی تقاریر اور خطبات پر مشتمل ہے جو حضرت المصلح الموعودؓ نے خدام کو مخاطب کر کے یا ان سے متعلق ارشاد فرمائے۔ خدام کو یہ کتاب خرید کر اپنے گھروں میں رکھنی چاہیئے اور اسے ہمیشہ زیر مطالعہ رکھنا چاہیئے کہ یہ ان کی دینی اور دنیوی فلاح کا موجب ہے۔

محترم صدر صاحب جلسہ کی تقریر کے بعد اجتماعی دعا ہوئی جس کے بعد یہ اجلاس برخواست ہوا۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ (مقامی))

درخواست ہائے دعا

۱۔ خاکسار کے ماموں چوہدری محمد نواز صاحب آف ٹھٹھہ میانہ پندرہ بیس دن سے پیٹ اور دل کی مرض میں مبتلا ہیں۔ اور صحت کافی کمزور ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل صحت عطا فرمائے۔ آمین۔

(ماسٹر منصور احمد تاثیر۔ ٹھٹھہ میانہ ضلع شیخوپورہ)

۲۔ خاکسار کے نانا محترم چوہدری محمد دین صاحب چھٹہ آف چک ۷۶/R-۸ ضلع بہاول نگر بعارضہ بندش پیشاب شدید بیمار ہیں۔

احباب کرام دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ انہیں عاجل و کامل صحت اور لمبی زندگی عطا فرمائے آمین۔ (خاکسار نذیر احمد خادم۔ لامبی فارم۔ ضلع حیدرآباد)

۳۔ میری اہلیہ امۃ الرشید اچانک بیمار ہو گئی ہیں۔ احباب جماعت دعا کریں کہ خدا تعالیٰ صحت کاملہ عطا فرمائے۔ آمین۔ (حوالدار محمد شفیع اسلام نگر)

۴۔ خاکسار چند دنوں سے سخت بیمار ہے۔ ساتھ ہی کمزوری بھی ہو گئی ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ خاکسار کو کامل صحت عطا فرمائے۔ آمین۔

(عبدالحمید مبشر مارٹن روڈ۔ کراچی)

نور کاجل
ربوہ کا مشہور عالم تحفہ
آنکھوں کی خوبصورتی صحت و صفائی کے لئے بہترین تحفہ
مردوں عورتوں سب کے لئے مفید ہے قیمت سوا روپیہ
خورشید یونانی دواخانہ گولبازار ربوہ فون ۳۸

ترسیل زر اور انتظامی امور سے متعلق
مینیجر
روزنامہ الفضل ربوہ
سے
خط و کتابت کیا کریں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عباد الرحمٰن وہ ہیں جو اپنی راتیں سجدہ و قیام کرتے ہوئے گذار دیتے ہیں

رات کو نماز تہجد کے لئے اٹھنا انسانی نفس کی اصلاح کا سب سے کارگر نسخہ ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ سورۃ الفرقان میں عباد الرحمٰن کی صفات بیان کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:-

پھر فرماتا ہے وَالَّذِيْنَ يَبِيْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّ قِيَامًا۔ وہ لوگ اپنی راتیں خدا تعالیٰ کے حضور سجدہ و قیام کرتے ہوئے گذار دیتے ہیں۔ اس میں جہاں عباد الرحمٰن کی یہ خصوصیت بتائی گئی ہے کہ وہ مصائب اور مشکلات کے اوقات میں جو رات کی تاریکیوں سے مشابہت رکھتے ہیں دعاؤں اور گریہ وزاری سے کام لیتے اور خدا تعالیٰ کے آستانہ پر جھکے رہتے ہیں۔ وہاں اس میں تہجد کی ادائیگی بھی عباد الرحمٰن کا شعار قرار دیا گیا ہے اور بتایا گیا ہے کہ اُن کی راتیں خراٹے بھرتے ہوئے نہیں گذرتیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی یاد اور اس کی محبت اور عبادت میں گذرتی ہیں۔ وہ جسمانی تاریکی کو دیکھ کر ڈرتے ہیں کہ کہیں اُن پر روحانی تاریکی بھی نہ آجائے اور وہ دعاؤں اور استغفار اور انابت سے خدا تعالیٰ کی رحمت کو جذب کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ نے نماز تہجد کی اہمیت اِن الفاظ میں بیان فرمائی ہے کہ اِنَّ نَاشِئَةَ الَّيْلِ هِيَ اَشَدُّ وَطْاً وَّ اَقْوَمُ قِيْلًا (مزمل ع) یعنی رات کا اٹھنا انسانی نفس کو مسلنے میں سب سے زیادہ کامیاب نسخہ ہے اور رات کو خدا تعالیٰ کے حضور سجدہ میں گرے رہنے والوں کی روحانیت ایسی کامل ہو جاتی ہے کہ وہ ہمیشہ سچ کے عادی ہو جاتے ہیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز تہجد کا اس قدر خیال رہتا تھا کہ آپ بعض دفعہ رات کو اُٹھ کر چکر لگاتے اور دیکھتے کہ کون کون تہجد پڑھ رہا ہے۔

ایک دفعہ مجلس میں حضرت عبداللہ بن عمرؓ کا ذکر آگیا کہ وہ بڑی خوبیوں کے مالک ہیں آپ نے فرمایا۔ ہاں۔ بڑا اچھا ہے بشرطیکہ تہجد بھی پڑھے۔ معلوم ہوتا ہے۔ اُن دنوں حضرت عبداللہ بن عمرؓ تہجد پڑھنے میں سستی کرتے ہوں گے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس ذریعہ سے انہیں توجہ دلائی کہ وہ اپنی اس سستی کو دور کریں۔ چنانچہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے اُسی دن سے تہجد کی نماز میں باقاعدگی اختیار کرلی۔

ایک دفعہ رات کے وقت آپ اپنے داماد حضرت علیؓ اور اپنی بیٹی حضرت فاطمہؓ کے گھر گئے اور باتوں باتوں میں دریافت فرمایا کہ کیا تم تہجد بھی پڑھا کرتے ہو۔ حضرت علیؓ نے کہا۔ یارسول اللہ! پڑھنے کی کوشش تو کرتے ہیں لیکن جب خدا تعالیٰ کے منشاء کے ماتحت کسی وقت آنکھ نہیں کھلتی تو نماز رہ جاتی ہے۔ آپ اُسی وقت اُٹھ کر اپنے گھر کی طرف چل پڑے اور بار بار فرماتے وَكَانَ الْاِنْسَانُ اَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا (بخاری کتاب الکسوف باب التہجد فی اللیل) یعنی انسان اپنی غلطی تسلیم کرنے کی بجائے مختلف قسم کی تاویلیں کر کے اپنے قصور پر پردہ ڈالنے کی کوشش کرتا ہے۔ آپ کا مطلب یہ تھا کہ بجائے اس کے کہ وہ اپنی غلطی کا اعتراف کرتے انہوں نے یہ کیوں کہا کہ جب خدا کا منشاء ہے کہ ہم نہ جاگیں تو ہم سوئے رہتے ہیں اور اس طرح اپنی غلطی کو اللہ تعالیٰ کی طرف کیوں منسوب کیا۔ آپؐ فرمایا کرتے تھے کہ اگر رات کو میاں کی آنکھ کھلے اور وہ تہجد کے لئے اُٹھے تو اپنی بیوی کو بھی تہجد کے لئے جگائے۔ اور اگر وہ نہ اُٹھے تو اس کے منہ پر پانی کا ہلکا سا چھینٹا دے۔ اور اگر بیوی کی آنکھ کھل جائے اور اس کا میاں جگانے کے باوجود نہ اُٹھے تو اُس کے منہ پر پانی کا ہلکا سا چھینٹا دے۔ آپؐ تہجد کی اہمیت پر اس قدر زور دیا کرتے تھے کہ آپؐ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ رات کے آخری حصّہ میں اپنے بندوں کے قریب آجاتا ہے اور ان کی دعاؤں کو دن کی نسبت بہت زیادہ قبول فرماتا ہے۔

آپ نے ایک دفعہ فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے بتایا ہے کہ انسان نوافل کے ذریعہ مجھ سے اتنا قریب ہو جاتا ہے کہ میں اُس کے کان ہو جاتا ہوں جن سے وہ سنتا ہے اُس کی آنکھیں ہو جاتا ہوں جن سے وہ دیکھتا ہے اور اس کے پاؤں ہو جاتا ہوں جن سے وہ چلتا ہے۔ اس سے معلوم ہو سکتا ہے کہ رات کا اُٹھنا انسان کو اللہ تعالیٰ کے کس قدر قریب کر دیتا ہے مگر افسوس ہے کہ اس زمانہ میں تہجد پڑھنے کی عادت بہت کم ہو گئی ہے۔"

(تفسیر سورۃ الفرقان
صـ ۱۵۰ - ۱۵۱)

بے مثال عمارت

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:-

"مسجد ایک ایسی عمارت ہے کہ جس کی مثال دُنیا میں اور کہیں نظر نہیں آتی مسجد علامت ہے انسانی اخوت کی مسجد علامت ہے انسانی ہمدردی کی مسجد علامت ہے انسانی مساوات کی۔ اس لحاظ سے مسجد کے مقابلہ میں کوئی عمارت دُنیا میں پیش نہیں کی جاسکتی"۔

اللہ تعالیٰ کے فضل و احسان سے جماعت احمدیہ کے ذریعہ دُنیا کے تمام ممالک میں مساجد تعمیر ہو رہی ہیں۔ الحمد للہ علیٰ ذالک

ہماری جماعت کو چاہیئے کہ اپنے محبوب امام ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے مذکورہ بالا ارشاد کو ہمیشہ مدنظر رکھیں۔ اور اپنے ہر خوشی کے موقع پر ممالک بیرون پاکستان میں تعمیر ہونے والی مساجد کے فنڈ میں کما حقہٗ حصّہ لیکر اللہ تعالیٰ سے اس کے خاص انعامات کے وارث ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق عطا فرمائے۔

(قائمقام وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

شکریہ احباب

میری والدہ محترمہ (بیگم خان بہادر غلام محمد صاحب گلگتی مرحوم) کی وفات پر بہت سے خطوط اور تاربن اظہار افسوس کی موصول ہوئی ہیں بہت سے بھائی تعزیت کے لئے گھر پر بھی تشریف لائے ہیں میں ان سب کا شکریہ ادا کرتی ہوں۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر دے اور ہمیں اللہ تعالیٰ اپنی رضا کے راستہ پر چلائے اور دین و دُنیا میں حافظ و ناصر ہو۔ اور مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے (آمین)

(بیگم شیخ مسعود احمد رشید۔ گلگتی)

۲ اور دین اور ملک کے لئے مجھے اور میرے بیوی بچوں کو بابرکت اور نیک اور مفید وجود بنائے آمین۔ (شیخ جمیل احمد رشید ۲۰-ڈی بلاک گلبرگ کالونی لاہور)

لجنہ اماء اللہ کے لازمی چندے

لجنات توجہ کریں

(حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی)

لجنہ اماء اللہ کے مالی سال پرد۱۰ ماہ گذر چکے ہیں۔ جائزہ لینے سے معلوم ہوا کہ اس سال لجنات کی طرف سے گذشتہ سال کی نسبت ممبری کا چندہ کم وصول ہوا ہے۔ یہ امر ممبرات لجنہ اماء اللہ اور عہدہ داران کی غفلت پر دلالت کرتا ہے۔ ۳۰ / ستمبر کو لجنہ اماء اللہ کا مالی سال ختم ہو رہا ہے تمام عہدہ داران کوشش کریں کہ اس سے قبل اپنا بجٹ پورا کر کے چندہ بھجوادیں۔ اجتماع کا چندہ کم از کم ایک روپیہ فی ممبر ہے۔ سالانہ اجتماع انشاء اللہ اس سال اکتوبر کے پہلے ہفتہ میں منعقد ہو رہا ہے اس لئے ۲۰ / ستمبر تک چندوں کو پورا کر دینا چاہیئے۔ جن لجنات کی طرف سے دوران سال چندہ وصول نہیں ہوا وہ بھی اب معاملہ کی طرف توجہ دیں۔ لجنہ اماء اللہ کی ممبر ہونے کی حیثیت سے لجنہ اماء اللہ کا ممبری چندہ ان کے لئے لازمی چندہ ہے۔

درخواست دُعا

(۱) لائلپور کے کئی احمدی طالب علم بی۔اے کے امتحان میں شامل ہو رہے ہیں۔ احباب دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو اپنے فضل سے امتحان میں کامیابی عطا فرمائے۔ آمین۔

(خاکسار سیف اللہ جیمہ)

(۲) خاکسار کی محکمانہ ترقی کا سوال درپیش ہے احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے حق میں فیصلہ کرائے۔ اور ہمیں اعلیٰ ترقیاں صحت اور نیکیوں کے ساتھ حاصل ہوں

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴